



سوال

(33) مسجد کے کاموں پر زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسجد کے جامع دری چٹائی لوٹنا اور اس کی مرمت و صفائی میں اور مسجد مؤذن یا میاں جی کی تنخواہ میں عشر یا زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسجد کے لوٹے رسی ہاٹی چٹائی دری جامع فرش اور اس کی مرمت و صفائی یا تعمیر میں عشر اور زکوٰۃ (اوساخ الناس) کا خرچ کرنا درست نہیں۔ کیوں مسجد اور اس کی ضروریات مصاف منصوصہ میں داخل نہیں

وَلَا يَجُوزُ صَرْفُ الزَّكَاةِ إِلَى غَيْرِهِ مَنْ ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى، مِنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْقَنَاطِرِ وَالنَّقَائِبِ وَاصْلَاحِ الطَّرِيقَاتِ، وَسَدِّ الْبُحُوقِ، وَتَكْفِيفِ الْمَوْتَى، وَالتَّوَسُّعِ عَلَى الْأَضْيَانِ، وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ مِنَ الْقُرْبِ الَّتِي لَمْ يَذْكُرْهَا اللَّهُ تَعَالَى

وَقَالَ أَنَسُ وَالنَّحْسَنُ: بَأَعْظَمِيَّتِ فِي الْجُورِ وَالطَّرِيقِ فِي صَدَقَاتِنَا ضَيْعَةُ الْأَوَّلِ أَصْحَابُ الْقَوْلِ سُجَّانَهُ وَتَعَالَى: {إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ} [التوبة: 60]. "وَأَمَّا" لِلنَّحْرِ وَالْإِثْبَاتِ، تُثَبِّتُ الْذُّكُورَ، وَتُنْفِى نَاعِدَاهُ، وَالنَّحْرُ الْذُّكُورُ

مؤذن مسجد اور میاں جی کی گذراوقات کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اور وہ محتاج و ضرورت مند ہیں تو زکوٰۃ کا مصرف ہونے کی حیثیت سے عشر اور زکوٰۃ سے معین یا غیر معین مقدار کے ذریعہ ماہ بہ ماہ ان کی امداد کی جاسکتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 - کتاب الزکوٰۃ



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

صفحہ نمبر 78

محدث فتویٰ